"خطباتِ بہاولپور" میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے اسلوب و منہج کا علمی و تحقیقی جائزہ

A research study of Method and Style of Dr Muhammad Hameedullah in "Khutbāt e Bahawalpur"

Dr. Hafiz Muhammad Sani
Director Seerat Chair, Chairman Department of Quran o Sunnah, Federal Urdu University, Karachi.
Email: Babar_bashir006@yahoo.com

Bakht Shaid
Ph.D. Scholar, Department of Hadith & Its Sciences, International Islamic University, Islamabad.
Email: bakhtshaid@gmail.com

ISSN (P):2708-6577
ISSN (E):2709-6157

ABSTRACT
Dr Muhammad Hameedullah was one of the greatest scholars and researcher of 20th century. He was born on 19th of February 1908 A D. He wrote many books on different areas of Islamic Studies and Islamic History. His remarkable work is about Hadith and Seerah. He was an authoritative seerah writer. As well as he was an eloquent speaker. He delivered many lectures in different Universities of the world.
Khutbat e Bahawalpur is a compendium of twelve lectures which were delivered at the Islamia University of Bahawalpur by Dr Muhammad Hameedullah in 1980. In this article we discuss about the methology of Dr Hameedullah in this book, and an introduction and qualities of this book.

***Key Words**: Khutbat e Bahawalpur, Quran, Islamic Law, Ijtihad, Islamic history.*

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ سولہ (16) محرم چودہ سو چھبیس ہجری (1426ھ) بمطابق انیس (19) فروری انیس سو آٹھ عیسوی (1908ء) کو حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے، اور تعلیم و تربیت کے مختلف ابتدائی مراحل اسی سرزمین میں طے کیے۔ آپؒ نے جامعہ عثمانیہ سے ایم۔اے، ایل ایل۔بی، کی ڈگریاں حاصل کیں۔ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے یورپ کا رخ کیا اور جرمنی کی بون یونیورسٹی سے اسلام کے بین الاقوامی قانون پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈی فل کی ڈگری حاصل کی، اس کے بعد پیرس کے سوربون یونیورسٹی سے عہدِ نبوی اور خلافتِ راشدہ میں اسلامی سفارت کاری پر تحقیقی مقالہ لکھ کر ڈاکٹر آف لیٹرز کی سند حاصل کی۔ آپؒ نے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے علاوہ جرمنی اور فرانس کی مختلف یونیورسٹیوں میں تدریسی خدمات انجام دیں، آپؒ کو علومِ شرقیہ میں خاص مہارت حاصل تھی۔ موصوف اردو، فارسی، عربی، ترکی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن اور اطالوی زبانوں پر عبور رکھتے تھے۔ آپؒ نے فرانسیسی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور سیرت طیبہ پر دو جلدوں میں مشتمل کتاب لکھی۔ اس کے علاوہ آپؒ نے انگریزی، اردو اور عربی میں سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تحقیقی کتابیں لکھیں۔ آپؒ نے اپنی قابل قدر تصنیف "قانون بین الممالک کے اصول اور نظیریں" کے ذریعے اسلام کے قانونِ سیر کو انٹرنیشنل لاء کے طور پر متعارف کروایا۔ احادیث مبارکہ کے قدیم ترین ذخیرہ "صحیفہ ہمام بن منبہ" کا ایک مخطوطہ برلن میں دریافت کرکے اسے جدید اسلوب کے مطابق مرتب کرکے تحقیق کے بعد شائع کروایا۔[1]

تحقیقی و تصنیفی خدمات کے علاوہ آپؒ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ زندگی بھر جاری رکھا، اور آپؒ کے ہاتھ پر ہزاروں لوگ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ان خدماتِ جلیلہ کے ساتھ جس میدان میں آپؒ نے تجدیدی کارنامے انجام دیئے وہ علومِ سیرت ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب مرحومؒ نے رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے چار سو سے زائد فرامین، دستاویزیں، معاہدے اور مکتوبات جمع کر کے "الوثائق السیاسیۃ" کے نام سے شائع کئے۔ "سیرت ابن اسحاق" کا نسخہ مغربی افریقہ سے برآمد کر کے شائع کر دیا۔[2] ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ اس حوالے سے فرماتے ہیں: "بیسویں صدی کا دوسرا نصف بھی ہمارے برصغیر اور پاکستان کی ایک شخصیت کے ہاتھ میں ہے جن کے بارے میں یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہو گا کہ وہ بیسویں صدی میں مجددِ علومِ سیرت ہیں، ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ"[3]

خطباتِ بہاولپور کا پس منظر

"خطباتِ بہاولپور" کے نام سے شائع ہونے والی اس کتاب میں ان علمی اور تاریخی خطبات کو یکجا کیا گیا ہے جو عالمِ اسلام کے نامور مذہبی اسکالر، معروف محقق اور سیرت نگار، پروفیسر ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنی فاضلانہ گفتگو اور خطیبانہ انداز میں، کسی تحریری یادداشت کے بغیر، متعدد اسلامی موضوعات پر، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں مسلسل بارہ روز دیے۔ ان خطبات کو دورانِ لیکچر ریکارڈ کر لیا گیا اور پھر احاطۂ تحریر میں لا کر کم و بیش من و عن شائع کیا گیا۔ سابق شیخ الجامع" جامعہ اسلامیہ بہاولپور" پروفیسر عبد القیوم قریشی کی مخلصانہ کوشش اور جدوجہد کے نتیجے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے جامعہ اسلامیہ میں ان خطبات کی پیشکش کو قبول فرمایا، اس حوالے سے پروفیسر عبد القیوم قریشی لکھتے ہیں: "مارچ 1980ء میں اس پروگرام کا خاکہ مرتب ہوا جو ڈاکٹر صاحب نے خود ہی تجویز فرمایا، وہ یوں تھا کہ: 8 مارچ سے 20 مارچ تک، سوائے ایک جمعے کے، جو درمیان میں آیا، ہر روز یونیورسٹی کے غلام محمد گھوٹوی ہال میں عصر اور مغرب کے درمیان اردو زبان میں ایک لیکچر (خطبہ) ہوتا اور نماز مغرب سے فارغ ہونے کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ قریباً عشاء تک جاری رہتا۔[4] علمی مجالس میں عموماً خاص اہتمام سے لکھے ہوئے خطبات پیش کیے جاتے ہیں لیکن مذکورہ خطبات قطعی برجستہ و بے ساختہ تھے، حتیٰ کہ فاضل مقرر ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم نے کبھی کوئی کاغذ کا پُرزہ تک بھی تحریری اشارے یا حوالے کے طور پر استعمال نہیں کیا۔[5] بعد از اشاعت اہل علم اور علمی حلقوں میں "خطباتِ بہاولپور" کی جو مقبولیت اور شہرت سامنے آئی، وہ اپنی جگہ ہے، تاہم جب ڈاکٹر صاحب کے ان یادگار اور تاریخی خطبات کا اہتمام کیا گیا تو اس وقت جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے شیخ الجامعہ پروفیسر عبد القیوم قریشی کے بیان کے مطابق ان خطبات کو سننے کے لیے یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء و طالبات کے علاوہ شہر کے علمائے کرام اور اہل ذوق و طلب خواتین و حضرات کی ایک کثیر تعداد تشریف لاتی، جن میں ملک کے دوسرے شہروں سے آنے والے مہمانانِ گرامی بھی شامل ہوتے۔ چنانچہ سامعین کی کثیر تعداد کے پیش نظر یونیورسٹی کے ہال کے باہر بھی نشستوں اور لاؤڈ اسپیکروں کا انتظام کرنا پڑا۔ مارچ کے معتدل اور خوشگوار موسم کی لطافت اور دینی جذبے سے سرشار خواتین و حضرات کے ذوق و شوق نے مجالس خطبات میں ایک علمی جشنِ بہاراں کا سماں پیدا کر دیا جس کی یاد دلوں میں مدتوں باقی رہے گی۔ بہر حال ان مجالس کی رونق اس عالم باعمل کی رہین منت تھی جو ابرِ نیساں بن کر بارہ دن تک علم کے موتی لٹاتا رہا۔[6]

کتابِ مذکور کی طباعت

"خطباتِ بہاولپور" کی شہرت و مقبولیت کے سبب تاحال اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے یہ علمی لیکچرز "خطباتِ بہاولپور" پہلی مرتبہ پندرہویں صدی ہجری کے آغاز پر اپریل 1981ء میں اشاعت پذیر ہوئے۔ اسے جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے علمی مجلے "مفکر" کی اشاعت خصوصی کے طور پر شائع کیا گیا۔ یہ اشاعت سادہ کاغذ اور ٹائپ پر مشتمل تھی۔ بعد ازاں "خطبات بہاولپور" کا جدید ایڈیشن ڈاکٹر حمید اللہ کی ضروری تصحیح و ترمیم کے بعد ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد کے زیر اہتمام 1985ء میں شائع ہوا۔ اس اشاعت کی خصوصیت یہ تھی کہ مولف ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ہر خطبے کو پیراگراف کی شکل میں تقسیم کر کے ترتیب وار نمبر دے دیے تھے۔ خطبات کے آخر میں اشاریہ کا بھی اضافہ کر دیا گیا تھا۔ کہیں کہیں توضیحی حواشی اور نقشہ جات کا بھی اہتمام کیا گیا۔ بعد ازاں ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے 1985ء سے 2002ء تک ان خطبات کے تقریباً آٹھ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ 1997ء میں ایک ایڈیشن دہلی سے بھی شائع ہو چکا ہے، ادارہ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) سے اس کا انگریزی ترجمہ از ڈاکٹر افضل اقبال بھی شائع ہو چکا ہے۔ ہندوستان میں اسلامک بک فاونڈیشن دہلی سے پہلی بار 1997ء میں شائع ہوا۔[7] علاوہ ازیں "خطبات بہاولپور" ہی کے چند خطبے "اسلامی ریاست۔ "عہد رسالت ﷺ کے طرزِ عمل سے استشہاد" کے زیر عنوان الفیصل ناشران، لاہور 1992ء اور طیب پبلشرز لاہور سے شائع ہو چکے ہیں۔

خطباتِ بہاولپور کا تعارفی جائزہ

"خطباتِ بہاولپور" کے نام سے شائع اور مقبول و متداول ہونے والی اس کتاب کے بارہ خطبات ہیں، جو بالترتیب ☆(۱) تاریخ قرآن مجید ☆(۲) تاریخ حدیث ☆(۳) تاریخ فقہ ☆(۴) تاریخ اصول فقہ و اجتہاد ☆(۵) قانون بین الممالک ☆(۶) دین و عقائد، عبادات، تصوف ☆(۷) مملکت اور نظم و نسق ☆(۸) نظام دفاع اور غزوات ☆(۹) نظام تعلیم اور سرپرستی علوم ☆(۱۰) نظام تشریع و عدلیہ ☆(۱۱) نظام مالیہ و تقویم ☆(۱۲) تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاو کے عنوانات پر مشتمل ہیں۔[8] آخری چھ خطبے سیرت النبی ﷺ سے متعلق ہیں۔

مولانا ضیاء الدین اصلاحی ڈاکٹر محمد حمید اللہ پر اپنے مقالے "فاضلِ گرامی ڈاکٹر محمد حمید اللہ (مطبوعہ "معارف" اعظم گڑھ مارچ 2003ء) میں ڈاکٹر حمید اللہ کے ان علمی اور تاریخی خطبات کا مختصر تعارف پیش کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:"ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کی دعوت پر بارہ (12) خطبے دیے تھے۔ زیرِ نظر کتاب ان ہی کا مجموعہ اور یونیورسٹی کے مجلہ مفکر کا خاص نمبر ہے۔ شروع کے چار 4 خطبوں میں اسلام کے بنیادی ماخذ یعنی قرآن و حدیث اور فقہ و اجتہاد کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔ پہلے خطبے میں قرآن مجید کی جمع و تدوین کے سلسلے میں گزشتہ آسمانی کتابوں کا ذکر بھی آگیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ سابقہ صحف و کتب سماوی میں بعض تو سرے سے موجود ہی نہیں اور جدید تحقیقات سے جن کتابوں کے کچھ اوراق و مندرجات دریافت ہوئے ہیں، ان کے صحیفہ رُبّانی ہونے کا کوئی یقینی ثبوت نہیں۔ اس بحث کے آخر میں عہد نامہ قدیم و جدید کا تذکرہ ہے۔ اس میں توریت کی متعدد بار گمشدگی کا ذکر کیا ہے، جو اس کا ثبوت ہے کہ وہ بعینہ کلام الٰہی نہیں ہے۔ اسی طرح مروجہ چاروں انجیلوں کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سوانح عمری ہیں، پھر قرآن مجید جس محفوظ صورت میں مسلمانوں تک پہنچا ہے، اس کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے آنحضرت ﷺ کی مکی زندگی کے ایسے واقعات

تحریر کیے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ شروع ہی سے قرآن مجید کی نقل و کتابت اور جمع و تدوین کا کام انجام پاتا رہا ہے۔ نیز آپ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت اسے مرتب و مدوّن حالت میں چھوڑا تھا، اس کے بعد عہد صدیقی و عہد فاروقی کی جمع و تدوین کی صحیح نوعیت بتائی گئی ہے۔
دوسرے خطبے میں حدیث کی دینی اہمیت واضح کرنے کے بعد عہد نبوی ﷺ کے تحریری سرمائے کا مفصل جائزہ لے کر دکھایا گیا ہے کہ اس عہد میں تحریر و کتابت کا رواج بھی تھا اور احادیث کے علاوہ آپ ﷺ کے مراسلے وغیرہ بھی قلمبند کیے گئے تھے۔ پھر صحابہ کرام اور ان کے بعد کے زمانہ میں آپ ﷺ کے اقوال و افعال جس مستند طریقے پر مرتب کیے گئے، اس کے بارے میں بیان ہے کہ اس کی مثال دوسری قوموں کے انبیاء کے حالات میں تو در کنار ان کی مذہبی و آسمانی کتابوں کی ترتیب میں بھی نہیں ملتی۔
تیسرے خطبے میں فقہ اسلامی کی تاریخ بیان ہوئی ہے۔ اس ضمن میں اس کی تشکیل، نشو و نما، امام ابو حنیفہ کے زمانہ میں اس کی با قاعدہ تدوین اور اس کے اہم ماٰخذ و مصادر پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے اور اس زمانہ کے رائج "رومن لاء" پر اس کی برتری بھی دکھائی گئی ہے۔ چوتھا خطبہ اصولِ فقہ و اجتہاد کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس میں اس کی وضاحت کی گئی ہے کہ اسلامی قانون کی تدوین کس طرح عمل میں آئی اور نئے مسائل کو قرآن و سنت کی روشنی میں کس طرح حل کیا جاتا تھا، نیز دورِ حاضر کے اجتہادی مسائل میں اجماع کی صورت کیا ہے۔ پانچواں خطبہ بڑا اہم ہے، یہ قانون بین الممالک پر ہے، اس میں دو مملکتوں کے باہمی تعلقات کے اصول و قوانین پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کے یہاں اس کا آغاز کس طرح ہوا۔ "سِیر" کی اصطلاح اور اس موضوع پر مسلمان علماء و فقہاء کی مختلف تصنیفات اور ان کے مندرجات پر بحث کر کے ڈاکٹر حمید اللہ انٹر نیشنل لاء کے سلسلہ میں ان کی اہمیت واضح کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب پورے وثوق سے فرماتے ہیں کہ اس علم کو وجود بخشنے والے مسلمان ہیں، وہ قدیم یونانی، رومی اور موجودہ یورپی دور میں انٹر نیشنل لاء کے رواج کی پر زور تردید کرتے ہیں۔ چھٹا خطبہ دین پر ہے۔ اس میں حدیث جبرائیل علیہ السلام کی روشنی میں عقائد و ایمانیات، اسلامی عبادات اور احسان و تصوف کی حقیقت و اہمیت بہت دلنشین انداز میں واضح کی گئی ہے۔ آخر کے دو خطبوں میں سیرت نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر عالمانہ گفتگو کی گئی ہے۔ اس سلسلہ کے پہلے خطبے میں آنحضرت ﷺ کی مملکت کے نظم و نسق کا ذکر ہے۔ اس میں آپ ﷺ سے قبل عرب کے عام نظم و نسق، دفاع، مالیہ، عدلیہ اور تعلیم و تربیت وغیرہ مختلف شعبوں کا ذکر ہے۔ اس کے بعد دفاع و غزوات پر ایک مستقل خطبہ ہے۔
نویں خطبے میں دور نبوی ﷺ کے نظام تعلیم اور آپ ﷺ کے علوم کی سرپرستی فرمانے کا تذکرہ ہے۔ ایک خطبے میں عہد نبوی ﷺ کے تشریعی نظام اور عدلیہ پر مفید گفتگو کی گئی ہے۔ ایک اور خطبے میں مالی نظام اور تقویم پر بحث کی گئی ہے۔ آخری خطبے میں رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ اسلام کے طریقے اور غیر مسلموں کے ساتھ آپ ﷺ کی رواداری اور شریفانہ برتاو کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ خطبوں کے بعد ڈاکٹر صاحب سے سوالات کیے جاتے تھے اور وہ ان کے جواب دیتے تھے۔ ہر خطبہ کے آخر میں یہ سوال و جواب درج ہیں، جو دلچسپ اور معلومات سے پُر ہیں۔ اسلامی علوم کی تاریخ، قانون بین الممالک اور عہد نبوی ﷺ کے نظام دفاع و تعلیم وغیرہ پر ڈاکٹر صاحب کی مستقل کتابیں پہلے چھپ چکی ہیں اور وہ ان موضوعات پر برابر غور و فکر فرماتے رہے۔ اس لیے یہ خطبے ان کے برسوں کے مطالعے کا نچوڑ ہیں۔[9]

خطباتِ بہاولپور کا علمی مقام و مرتبہ

ڈاکٹر انور محمود خالد اپنے تحقیقی مقالے "اردو نثر میں سیرتِ رسول ﷺ" میں لکھتے ہیں: "یہ درست ہے کہ ان خطبات کا مجموعی مقام و مرتبہ، مصنف کی با قاعدہ تصانیف کے برابر تو نہیں، تاہم عام قارئین کے لیے اس کی افادیت مستقل تصانیف سے کم نہیں،

کیوں کہ ان میں حوالہ جات کی بجائے براہِ راست گفتگو کے ذریعے، دین اسلام اور پیغمبرِ اسلام ﷺ کے متعلق عام فہم الفاظ میں بنیادی اور ضروری معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ ان خطبات میں کئی باتیں انکشاف کا درجہ رکھتی ہیں اور بعض مقامات فکر و تدبر کے نئے دریچے وا کرتے ہیں۔ علامہ سید سلیمان ندوی کے "خطباتِ مدراس" کے بعد "خطباتِ بہاولپور" ایک عہد آفریں کتاب شمار کی گئی ہے۔"[10] جہاں تک ڈاکٹر صاحب کے موجودہ خطبات کا تعلق ہے، اگرچہ علمی اعتبار سے اس کا مرتبہ آپ کی مستقل تصانیف کے برابر نہیں گردانا جا سکتا، تاہم افادیت کے لحاظ سے اس کی قدر و قیمت بہت زیادہ ہے۔ فاضل مقرر نے اپنے تحقیقی مطالعے کی بدولت ہر موضوع پر اس طرح روشنی ڈالی ہے کہ دین اسلام اور اس کے اجتماعی نظام کا ایک واضح تصور ذہن پر چھا جاتا ہے۔ اس ضمن میں تقابل ادیان کا پہلو بھی نمایاں اہمیت رکھتا ہے، کیوں کہ اس سے دیگر مذاہب و ملل کے تاریخی پس منظر میں اسلام اور اسلامی ثقافت کی عظمت پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہو جاتی ہے۔[11]

حقیقت یہ ہے کہ "خطباتِ بہاولپور" ڈاکٹر صاحب کا زبردست علمی کارنامہ ہے، ان لیکچروں نے اسلام کے تحقیقاتی علوم میں ایک نئی جہت، ایک نئی سمت کی رہنمائی کی ہے، یہ توسیعی لیکچر اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہیں کہ آپ ہر جملہ انتہائی حزم و احتیاط اور پوری دیانت داری سے ادا کرتے، بات کو ناپ تول کر بیان کرتے، اپنی کم علمی اور ناواقفیت کے اظہار میں شرم ساری نہیں محسوس کرتے بلکہ بڑی وسعتِ قلبی اور خندہ پیشانی سے اپنی ناواقفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے یہ توسیعی لیکچرز آنے والے محققین کے لیے نشان راہ ثابت ہوں گے، ان لیکچروں نے تاریخ اسلام کی بے حساب گم شدہ کڑیوں کو جوڑا ہے، مسلمانوں کے علمی ورثے کا کھوج لگایا ہے، سامعین اور قارئین کے دلوں میں اسلام کی محبت، عظمت اور کھوئے ہوئے وقار کو صحیح مقام پر فائز کیا ہے۔ یہ کارنامہ ان تمام علمی کارناموں میں انتہائی وقیع اور دوررس نتائج کا حامل ہے۔ ہر خطبہ اپنے موضوع پر علمی سرمایہ ہے، ان لیکچروں کے موضوعات گو کہ بار بار دہرائے ہوئے ہیں، لیکن جب آپ ڈاکٹر صاحب کے ان لیکچروں کو پڑھیں گے تو معلوم ہو گا کہ تاریخ اسلام کے کتنے ہی گوشے ایسے ہیں جن سے قارئین ناواقف تھے اور کتنے ہی ایسے موضوعات ہیں جو انتہائی مغالطہ دہ اور مغربی علوم کے زیر اثر گمراہ کن ہو گئے تھے، آپ نے انہیں صحیح تناظر میں پیش فرما کر اسلام کی ایک گراں قدر خدمت انجام دی ہے۔

ڈاکٹر محمد حمید اللہ ان خطبات کے ذریعے تاریخ اسلام کے ایسے گم شدہ واقعات کو منظر عام پر لائے ہیں، جس سے مشکوک ذہنوں میں یقین اور گم کردہ راہوں کو نشان منزل مل گئے ہیں، اب وہ اپنے ماضی سے شرمسار نہیں، بلکہ اپنے ماضی کے ورثے پر مفتخر، حق کے جُویا اور صداقت کے متلاشی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ کارنامہ، اسلام سے جذباتی عقیدت کو ہی نہیں ابھارتا بلکہ اس میں یقین پیدا کرتا اور سطحی جذباتیت کی جگہ، شعوری احساس کو بیدار کرتا ہے۔ یہ خطبات ماضی سے شرمساروں کو یقین کی بلندیوں کی طرف گامزن کرتے ہیں۔[12]

خطباتِ بہاولپور میں ڈاکٹر حمید اللہ کا منہج و اسلوب

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے یہ علمی و فکری خطبات بہت سی خصوصیات اور امتیازات کے حامل ہیں، جن کا مکمل ادراک ان خطبات کے مطالعہ سے ہی کیا جا سکتا ہے، ڈاکٹر صاحب مرحوم نے نہایت سلیس اور عام فہم انداز میں یہ فکری خطبات ارشاد فرمائے ہیں، ان خطبات میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے منہج و اسلوب کی وضاحت درج ذیل نکات کی روشنی میں کی جاتی ہے۔

1۔ کتبِ اصول کا تعارف اور مرکزی فقہی ادارے کے قیام کی تجویز

تاریخ اصول فقہ میں اجتہاد پر ڈاکٹر صاحبؒ نے بہت اہم اور وقیع خطبہ ارشاد فرمایا ہے، جس میں تفصیل سے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلامی قانون کی تدوین کس طرح عمل میں آئی اور نئے مسائل کو قرآن و سنت کی روشنی میں حل کرنے کے لیے کن اصولوں سے کام لیا جاتا رہا۔ یہ اصولِ اجتہاد و قیاس جن بنیادی مصادر اور کتب میں موجود ہیں ان کا تعارف بھی کرایا ہے۔ اس حوالے سے امام ابو حنیفہؒ کی کتاب الرائے اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کی کتاب الاصول کا تذکرہ فرمایا ہے (جو تینوں ناپید ہیں) چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں: "اس وقت تک چار کتابوں کا بیان ہوا ہے۔ "کتاب الرائے" امام ابو حنیفہؒ کی، "کتاب الاصول" ان کے دو شاگردوں کی اور "کتاب الرسالہ" امام شافعیؒ کی۔ اس کے بعد سے لے کر اب تک تقریباً چودہ سو سال کا زمانہ ہوتا ہے انہی ابتدائی کتابوں کی شرح کے سوا اور کوئی چیز نہیں ملتی۔"[13]

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اجتہادی مسائل میں اجماع کی صورت پیدا کرنے کے لیے آپ کی یہ تجویز قابلِ غور اور لائقِ عمل ہے کہ کسی اسلامی ملک میں فقہاء کا ایک مرکزی ادارہ قائم کیا جائے، جس کی شاخیں ہر ملک میں موجود ہوں اور اس طرح مختلف مسائل پر تبادلہ خیال کے بعد ایک متفق علیہ حل پیش کیا جائے۔[14]

2۔ اسلامک انٹرنیشنل لاء کا تعارف اور دیگر قوانین پر اس کی برتری

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ نے ان خطبات میں اسلام کے بین الاقوامی قانون کا تفصیلی تعارف کروایا ہے اور اس پر لکھی گئی بنیادی کتابوں کا تذکرہ بھی کیا ہے، ساتھ ہی آپؒ نے اس حقیقت کی وضاحت فرمائی ہے کہ اسلامک انٹرنیشنل لاء کسی دوسرے قانون سے مستعار نہیں ہے بلکہ اس الٰہی قانون کو دنیا کے دیگر قوانین پر فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ بین الاقوامی قانون پر بنیادی کتابوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحبؒ فرماتے ہیں: "امام ابو حنیفہؒ کی طرف "کتاب السیر" منسوب ہے، یعنی انٹرنیشنل لاء پر انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی، اگرچہ سوائے چند اقتباسات کے وہ کتاب ہم تک نہیں پہنچی،۔۔۔ ابراہیم الفرازی کی "کتاب السیر" مخطوطے کی صورت میں موجود ہے۔ محمد شیبانیؒ نے "کتاب السیر الصغیر" اور "کتاب السیر الکبیر" کے نام سے دو کتابیں لکھیں۔"[15] قانون بین الممالک پر ڈاکٹر صاحب کے خطبے سے غیر اقوام کے مقابلے میں مسلمانوں کے قانون اور کردار کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے یہ واضح کیا ہے کہ اگرچہ رومن لاء سے دنیا کے بہت سے قوانین متاثر ہوئے، لیکن اسلام کے خدائی قانون پر نہ اس کا کوئی اثر ہوا، نہ ہو سکتا تھا، کیوں کہ یہ قانون، رومن لاء یا کسی بھی انسانی قانون کے مقابلے میں زیادہ جامع اور فطری ہے۔ قانون بین الممالک کی طرح اسلامی مملکت اور اس کا نظم و نسق، نظام دفاع اور غزوات النبی ﷺ، نظام تعلیم اور علوم کی سرپرستی، تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاو، غرض سیرۃ النبی ﷺ کے یہ تمام پہلو، ڈاکٹر صاحب کے مطالعہ و تحقیق کے خاص موضوعات ہیں اور ان تمام موضوعات پر آپ کے فاضلانہ خطبات ہمارے لیے معلومات افزا اور بصیرت افروز ہیں۔[16]

3۔ علمی نکات اور تاریخی حقائق

فاضل مقرر ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے ہر خطبے میں ایسی بہت سی باتیں ملتی ہیں جو بیشتر لوگوں کے لیے انکشافات کی حیثیت رکھتی ہیں اور جابجا ایسے نکات موجود ہیں جن سے غور و فکر کی نئی راہیں کھلتی ہیں۔ مثلاً پہلے خطبے میں آپ نے مستند حوالوں کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے

کہ قرآن مجید کو صحیح صورت میں جمع کرنے کا کام آنحضرت ﷺ کی زندگی میں مکمل ہو چکا تھا۔ بعد میں حضرت ابو بکر صدیق نے اسے انتہائی احتیاط و اہتمام سے ایک کتاب کی صورت میں مدون کیا۔ یہ جو مشہور ہے کہ حضرت عثمان نے قرآن کو جمع کیا تھا، جس کے باعث وہ جامع القرآن کہلائے، تو اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ حضرت عثمان نے تمام مسلمانوں کو ایک نسخۂ قرآن پر جمع اور متفق کیا۔ قرآنی تعلیمات پر اظہار خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تبلیغ آیات سے نہ صرف مختلف ادیان اور فلسفوں پر روشنی پڑتی ہے بلکہ انسان کی توجہ بہت سے ایسے علوم کی طرف بھی مبذول ہو جاتی ہے جو جدید تحقیق کے موضوع بنے ہوئے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ جب غیر مسلم فلسفی اور سائنس دان قرآن مجید کا دقتِ نظر سے مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی حقانیت پر ایمان لے آتے ہیں۔ اسی طرح تاریخ حدیث کے ضمن میں آپ نے محکم دلائل سے یہ واضح کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے افعال و اقوال کے متعلق جو احادیث جمع کی گئی ہیں، وہ بھی اس قدر مستند ہیں کہ کسی اور مذہبی پیشوا کے احوال کا تو ذکر ہی کیا، کسی اور مذہبی کتاب یا صحیفۂ آسمانی کو بھی استناد کا یہ مقام حاصل نہیں۔ آپ کی تحقیق سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں احادیث جمع کرنے کا کام شروع ہو چکا تھا۔ لہٰذا مستشرقین کی یہ رائے غلط اور گمراہ کن ہے کہ تدوین حدیث کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے تین سو سال بعد شروع ہوا۔

4۔ عام فہم اور سلیس اندازِ بیان

مذکورہ خطبات میں روایتی فن خطابت کی لفاظی کا کہیں شائبہ تک نہیں، کیوں کہ جذباتی لب و لہجہ یا مبالغہ آرائی ڈاکٹر صاحب جیسے سنجیدہ عالم اور کہنہ مشق محقق کے شایاں نہیں، آپ نے واقعات و حقائق کو نہایت محتاط الفاظ اور سلجھے ہوئے انداز میں بیان کیا ہے۔ سوال و جواب کے سلسلے میں بھی افہام و تفہیم کا وہی دل نشین، شگفتہ اور سلجھا ہوا اسلوب ملتا ہے۔ عموماً آپ جواب دیتے وقت طالب علمانہ انکسار سے یوں فرماتے: "جہاں تک میں نے مطالعہ کیا ہے، اس کی روشنی میں یہ عرض کروں گا" یا "اس بارے میں میری ناقص رائے یہ ہے۔" کسی اختلافی مسئلے پر سوال پوچھا جاتا تو اپنی بات منوانے کے بجائے فرماتے: "یہ میری ذاتی رائے ہے، ضروری نہیں کہ صحیح ہو، آپ اس سے اختلاف کر سکتے ہیں۔" ایک جید عالم کا یہ منکسرانہ انداز بیان اور شگفتہ اسلوب سامعین کے لیے روشن مثال ہے۔ چنانچہ "خطباتِ بہاول پور" میں ہر لیکچر کے اختتام پر نفس مضمون سے متعلق سوالات و جوابات کو بھی شامل کر دیا گیا ہے جن سے متعدد نکات کی وضاحت میں مدد ملتی ہے۔[17] پروفیسر عبد القیوم قریشی رقم طراز ہیں: "مغرب کی دانش گاہوں اور تحقیقی اداروں میں نامور علماء و فضلاء کے توسیعی لیکچروں کی روایت بہت عام ہے، کیوں کہ وہاں ایسے ماہرین اور محققین کی کوئی کمی نہیں، جن کے خطبات تحقیقی مطالعے اور ذاتی مشاہدے پر مبنی ہوں۔ موجودہ صدی میں برصغیر پاک و ہند کی یونیورسٹیوں میں بھی توسیعی اور یادگاری خطبات کی روایات شروع تو ہوئی ہے، لیکن علمی تخصّص اور تحقیق کے میدان میں ہم ابھی بہت پیچھے ہیں۔ اس لیے ہمارے یہاں مقبول عام علمی خطبات کی روشن مثالیں بہت کم ملتی ہیں۔ جن خطبات کو علمی حلقوں میں اولاً شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی، ان کا تعلق بھی تعلیمی اداروں سے نہیں بلکہ ایک غیر معروف رفاہی انجمن "ساوتھ انڈین مسلم ایجوکیشنل سوسائٹی، مدراس" سے تھا۔ تقریباً نصف صدی قبل اس انجمن کے زیر اہتمام علامہ سید سلیمان ندوی نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر اور علامہ اقبال نے تشکیل جدید الٰہیاتِ اسلامیہ سے متعلق اپنے گراں قدر خطبات پیش کیے تھے۔"[18]

ڈاکٹر شیخ حیدر اپنے مقالے "ڈاکٹر محمد حمید اللہ، کچھ یادیں" میں ڈاکٹر صاحب کے خطیبانہ اسلوب، "خطباتِ بہاولپور" کی خصوصیات اور ہمہ گیر اثرات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ڈاکٹر صاحب کے خطبات میں نہ غرائبِ لفظی ہوتی اور نہ شوکتِ الفاظ، نہ علم کی نمائش ہوتی اور

نہ حوالوں کی کثرت، وہ اس قدر سادہ اور دل نشین انداز میں لیکچر دیتے کہ طالب علم کی ناواقفیت کا ہر گوشہ سیر ہو جاتا اور اس کی زندگی میں نئی جہتیں اور نئی راہیں نکل آتیں، ان کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ طالب علم میں سچی لگن اور علم کا سچا شوق پیدا کرتا، وہ نہ کسی طالب علم کو ٹوکتے اور نہ عیب نمائی کرتے، ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو نمایاں کیے بغیر اپنے دوسرے لیکچر میں جو سابقہ لیکچر کا تتمہ ہوتا، اسی طرح ظاہر کرتے کہ ہر طالب علم اپنی کوتاہی، کمزوری اور ناواقفیت کا خود ہی جواب پالیتا اور ڈاکٹر صاحب کی اس شغف آمیز رہبری سے بے حد متاثر ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب کے لیکچر انتہائی مربوط ہوتے، جوبات تقدیم کے طور پر کہی جاتی، اس کا ارتقاء اسی طور سے ہوتا کہ ہر قدم پر علم کے نئے دریچے کھلتے جاتے، ان کا بیانیہ شعوری ہوتا، نثر سادہ، جملے مختصر، آپ لفظی پیچیدگیوں، اصطلاحات کے انبار سے گریز کرتے، حسب ضرورت انگریزی اصطلاح کے ساتھ اردو متبادل اصطلاح بیان کرتے اور ساتھ ہی ساتھ اس کی توضیح، انتہائی دل نشین انداز میں کرتے۔"[19]

بعض اہم علمی نکات اور تاریخی معلومات

ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اپنی کتبِ سیرت کی طرح "خطباتِ بہاولپور" میں خطبات کی صورت میں جو فی البدیہہ ارشادات فرمائے، ان میں بعض اہم علمی نکات اور تاریخی معلومات کو یکجا کر دیا ہے۔ بعض اتنی مفید معلومات ملتی ہیں جو ان خطبات کی اہمیت اور قدر و منزلت کو ظاہر کرتی ہیں۔ ذیل میں ان موضوعات کے عنوانات کے ذکر پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے۔

قابل ذکر علمی نکات اور تاریخی معلومات کے عنوانات درج ذیل ہیں:

☆ تعلیمات کا انسپکٹر جنرل[20] ☆ توسیع مملکتِ اسلامی کی رفتار[21] ☆ جراحی عہد نبوی ﷺ میں[22] ☆ حجۃ الوداع میں مسلمانوں کی تعداد[23] ☆ حروفِ تہجی کی تعداد اور ان کی عددی قیمت[24] ☆ رسول اللہ ﷺ کی گزر اوقات مدینے میں[25] ☆ اسلامی مملکت کا رقبہ[26] ☆ رہائشی مدرسہ صفہ[27] ☆ زخمیوں کی مرہم پٹی[28] ☆ صفا و مروہ کے درمیان سعی کا رمز[29] ☆ عورت کی وراثت اور شہادت کا مسئلہ[30] ☆ عبد اللہ بن ابی کی منافقت کا سبب[31] ☆ عہد نبوی ﷺ میں مسلمانوں کی تعداد[32] ☆ غلامی کی تاریخ میں اسلام کی کارگزاری[33] ☆ غیر جانبداری صلح حدیبیہ میں[34] ☆ غیر مسلموں کی خود مختاری[35] ☆ غیر مسلموں کو داخلی خود مختاری عطا کرنا[36] ☆ غزوۂ بدر اور اسلامی قانون بین الممالک[37] ☆ فتوحات عہد نبوی ﷺ کی رفتار[38] ☆ قانون بین الممالک۔ مسلمانوں کی ایجاد[39] ☆ مخلوط تعلیم اور اسلام[40] ☆ رسول اللہ ﷺ کے وسائلِ معیشت[41] ☆ مذہبی رواداری اور آزادی عہد اسلام کے مدینے میں[42] ☆ مردم شماری عہدِ نبوی ﷺ میں[43] ☆ مقتولین کی تعداد عہدِ نبوی ﷺ کی جنگوں میں[44] ☆ قبل از اسلام خواندہ افراد کی تعداد[45] ☆ موسمیات کا لحاظ غزواتِ نبوی ﷺ میں۔[46]

مندرجہ بالا عنوانات کے تحت ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم نے سیرتِ طیبہ کے حوالے سے بعض انتہائی اہم موضوعات پر بحث کرتے ہوئے گراں قدر معلومات فراہم کی ہیں۔ یہ خطبات ڈاکٹر حمید اللہ کی مطالعاتی زندگی کا حاصل اور نچوڑ کی حیثیت رکھتے ہیں، انہوں نے ان خطبات میں جو

معلومات فراہم کی ہیں، وہ ان کے گہرے مطالعے، وسعت نظر اور تحقیق کے آئینہ دار ہیں۔ مندرجہ بالا عنوانات اور موضوعات میں سے بعض کا ذکر اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے کرنا، خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

الف: ریاستِ نبوی کا تعارف اور توسیع

"عہد نبوی ﷺ میں مملکت اور نظم و نسق" کے زیر عنوان عہد رسالت میں مملکت اسلامی یا بالفاظ دیگر پہلی اسلامی ریاست مدینہ کی توسیع و اشاعت کے متعلق ڈاکٹر محمد حمید اللہ کہتے ہیں: "ریاستِ مدینہ، ابتداء میں ایک شہری مملکت تو تھی، لیکن کامل شہر میں نہیں تھی، بلکہ شہر کے ایک حصے میں قائم کی گئی تھی، لیکن اس کی توسیع بڑی تیزی سے ہوتی ہے۔ اس توسیع کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ صرف دس سال بعد جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا، اس وقت مدینہ ایک شہری مملکت نہیں، بلکہ ایک وسیع مملکت کا دارالسلطنت تھا، اس وسیع سلطنت کا رقبہ تاریخی شواہد کی رو سے تین ملین یعنی تیس لاکھ مربع کلومیٹر پر مشتمل تھا، دوسرے الفاظ میں دس سال تک اوسطاً روزانہ کوئی آٹھ سو پینتالیس مربع کلومیٹر علاقے کا ملک کے رقبے میں اضافہ ہوتا رہا۔ سلطنت کی یہ توسیع کچھ تو پرامن ذرائع سے ہوئی اور کچھ جنگوں کے نتیجے میں۔" ڈاکٹر محمد حمید اللہ مزید بیان کرتے ہیں: "آنحضرت ﷺ کے غزوات و سرایا سے متعلق دیگر تفصیلات کے علاوہ مقتولین اور شہداء کے اعداد و شمار بھی ہمارے سامنے ہیں، تین ملین کلومیٹر رقبہ فتح کرنے کے لیے دشمن کے جتنے لوگ مرے ہیں، ان کی تعداد مہینے میں دو بھی نہیں تھی، دس سال میں ایک سو بیس مہینے ہوتے ہیں، تو ایک سو بیس کے دوگنے دو سو چالیس افراد بھی ان لڑائیوں میں نہیں مرے، دشمن کے مقتولین کی تعداد اس سے کم تھی، مسلمانوں کے شہداء کی تعداد دشمن کے مقتولوں سے بھی کم تھی۔ بہر حال بحیثیت مجموعی میدانِ جنگ میں قتل ہونے والے دشمنوں کی تعداد مہینے میں دو سے بھی کم ہے جس میں ہمیں نظر آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح اسوۂ حسنہ بن کر دنیا بھر کے حکمرانوں اور فاتحوں کو بتاتے ہیں کہ دشمن کا مقابلہ اور ان کو شکست دینے کی کوشش ضرور کرو، لیکن بے جا خون نہ بہاو۔[47]

ب: مذہبی آزادی اور رواداری

ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم نے ریاستِ مدینہ کی خصوصیات اور امتیازات کے ضمن میں اس امر کی نشاندہی فرمائی ہے کہ وہاں پر مکمل مذہبی آزادی اور رواداری پائی جاتی تھی، چنانچہ آپؒ کہتے ہیں: "ریاستِ مدینہ کے قیام سے ایک مملکت معرض وجود میں آتی ہے، جو علمی اور تاریخی نقطۂ نظر سے ایک امتیازی حیثیت رکھتی ہے، وہ یوں کہ ایک مملکت میں حکمراں اور رعایا کے جو حقوق و فرائض ہوں گے، ان کو تحریری طور سے مرتب کیا گیا... اس تاریخی دستاویز کی خاص اور قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ یہ دنیا کا سب سے پہلا تحریری دستور ہے، جو ایک نبی اُمّی ﷺ کے ہاتھوں وجود میں آیا۔"[48] ڈاکٹر حمید اللہؒ مزید کہتے ہیں: "اس طرح یہ اعلان کیا گیا کہ یہ ایک مستقل اور خود مختار مملکت ہوگی اور یہ بھی صراحت ہے کہ غیر مسلموں کو ان کے دین کی پوری آزادی ہوگی، چناں چہ ایک دفعہ کے الفاظ یہ ہیں کہ: "للمسلمین دینهُم ولليهود دينهم" یعنی مسلمانوں کے لیے مسلمانوں کا دین اور یہودیوں کے لیے ان کا دین ہے، یعنی پوری آبادی کے لیے دینی، عدالتی اور قانونی آزادی کا اطمینان دلایا گیا تھا۔[49]

ج: ریاستی دفاع اور نبوی اقدامات

"خطباتِ بہاولپور" میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ "رسول اکرم ﷺ کی دفاعی اور جنگی حکمت عملی اور اس حوالے سے آپ ﷺ کی بصیرت و فراست حتیٰ کہ دوران جنگ موسم تک کا لحاظ رکھنے کے حوالے سے کہتے ہیں:"جنگ کے دوران سپہ سالار کو مختلف صلاحیتوں کی ضرورت ہوتی ہے، چناں چہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کسی مقام پر حملہ کرتے اور علی الصبح طلوع آفتاب کے وقت جنگ کا آغاز ہو تا تو اس کا ہمیشہ لحاظ رکھتے کہ آفتاب آنکھوں کے سامنے نہ ہو، دشمن تمازتِ آفتاب سے متاثر ہو اور آفتاب پیچھے ہو، تاکہ جنگ کے وقت آفتاب کی روشنی سے چُندھیا کر دشمن سے مقابلہ کرنے میں دشواری پیش نہ آئے، ایک دوسری چیز یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کو موسمیات (METEOROLOGY) سے بھی دلچسپی تھی، ہواؤں کے رخ کا خاص لحاظ رکھتے کہ دشمن سے جنگ ہو تو ایسے مقام پر کہ ہوا پیچھے سے چل رہی ہو، نہ کہ ہمارے سامنے سے آئے اور نہ وہ ہماری رفتار میں رکاوٹ پیدا کرے۔[50] اس طرح یہ کہنے میں کوئی تامل و تردد نہیں ہے کہ "خطبات بہاولپور" ڈاکٹر حمید اللہ کے فی البدیہہ ان لیکچرز پر مشتمل ہے، جو قاری کو انتہائی اہم اور بعض بنیادی معلومات سے آراستہ کرتے ہیں، ڈاکٹر صاحب کے تمام خطبات ان کے وسعتِ مطالعہ، تحقیق، متعدد علمی نکات اور تاریخی معلومات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ سیرتِ طیبہ پر ایک گراں قدر مأخذ اور دستاویز کی حیثیت بھی رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر حمید اللہ نے ہر خطبے میں ایسے اہم علمی اور تاریخی نکات پیش کیے ہیں، جو اہلِ علم اور محققین کے لیے غور و فکر کے نئے دریچے کھولتے ہیں۔ ان خطبات میں بعض ایسی معلومات ملتی ہیں جو عام کتبِ سیرت میں نہیں ملتیں۔ بلاشبہ عصرِ حاضر میں یہ ایک قابلِ ذکر اہمیت اور منفرد مقام کی حامل کتاب اور سیرت النبی ﷺ کا ایک اہم ماخذ ہے۔

"خطبات بہاولپور" میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے بعض تفردات، محلِّ نظر اور تحقیق طلب اُمور

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے یہ توسیعی خطبات چوں کہ قطعی طور پر برجستہ و بے ساختہ تھے، اس حوالے سے یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ان خطبات کی تصحیح اور نظرِ ثانی کے باوجود ڈاکٹر صاحب کے بعض ایسے تفردات ہیں جو محلِ نظر اور ان کی ذاتی رائے کا درجہ رکھتے ہیں، ان سے اختلاف بھی کیا جا سکتا ہے اور تحقیق و تنقید کے زاویے پر ان پر بحث بھی کی جا سکتی ہے، "خطباتِ بہاولپور" کی مندرجہ ذیل اور بعض دیگر مباحث ایسی ہیں جن سے اہلِ علم اور علمانے ڈاکٹر صاحب کی فکر سے اختلاف بھی کیا اور تحقیق و تنقید کے معیار پر انہیں پرکھا بھی۔

☆... اتم ورقہ کی امامت... (پیراگراف نمبر ۳۵-۳۶)

☆... فوٹو گرافی اور اسلام، نیز مصوری...(پیراگراف نمبر ۴۳۰)

☆... گانا بجانا، موسیقی...(پیراگراف نمبر ۲۲۲)

☆... آلاتِ موسیقی ... (پیراگراف نمبر ۲۷۳-۲۷۲)

☆... منیٰ میں خیمہ نبوی ﷺ میں موسیقی ... (پیراگراف نمبر ۲۲۱)

☆... نرس اسلامی فوج میں ... (پیراگراف نمبر ۲۴۲)

☆... ولی عہدی کا جواز اسلام میں ... (پیراگراف نمبر ۱۰۹)

☆... ولیمے میں موسیقی ... (پیراگراف نمبر ۲۲۱)

☆... نصاریٰ کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے... (پیراگراف نمبر ۳۲۴۔۳۲۹)

حضرت اُمّ ورقہ کی امامت[51] فوٹو گرافی اور اسلام، نیز مصوری[52] گانا بجانا، موسیقی[53] آلاتِ موسیقی[54] منیٰ میں موسیقی[55] ڈارون کا نظریۂ ارتقاء[56] یہ ایسی مباحث ہیں جن سے ڈاکٹر صاحب کی ذاتی رائے سے اختلاف بھی کیا گیا، انہیں موضوع بحث بھی بنایا گیا اور ان پر تنقید بھی کی گئی۔ مولانا محمد عبداللہ نے اس حوالے سے "خطبات بہاولپور کا علمی جائزہ" نامی کتاب میں ان موضوعات کا علمی اور تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے بعض مذکورہ عنوانات پر مدلل بحث کرتے ہوئے انتہائی ادب و احترام کے ساتھ ان سے اختلاف کرتے ہوئے قرآن وسنت کی روشنی میں دینی نقطۂ نظر کو پیش کرنے کی سعی کی ہے۔[57] جب کہ ڈاکٹر قاری محمد طاہر نے اپنے تحقیقی مقالے "ڈاکٹر محمد حمیداللہ کے چند تفردات" میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے بعض تفردات کا ذکر کرتے ہوئے ان کا علمی جائزہ اور تفردات کے اسباب بیان کیے ہیں۔[58]

بعض علمی نکات

مذکورہ خطبات نہایت علمی وقیمتی نکات پر مشتمل ہیں تاہم ان میں سے چند علمی نکات بطورِ نمونہ یہاں ذکر کئے جاتے ہیں:

☆... قانونِ اسلامی کی اکیڈمی...(پیراگراف نمبر ۲۹۶۔۲۹۸)

☆... تعلیمات کا انسپکٹر جنرل... (پیراگراف نمبر ۲۱۷)

☆... توسیع مملکتِ اسلامی کی رفتار... (پیراگراف نمبر ۲۱۱)

☆... جراحی عہدِ نبوی ﷺ میں ... (پیراگراف نمبر ۲۶۳)

☆... حجۃ الوداع میں مسلمانوں کی تعداد... (پیراگراف نمبر ۳، ۴۶۔۳۶۵)

☆... غیر مسلموں کو داخلی خودمختاری عطا کرنا... (پیراگراف نمبر ۲۵۸)

☆رسول اللہ ﷺ کی گزراوقات مدینے میں ... (پیراگراف نمبر ۳۳۳، ۳۲۲، ۳۲۱)

☆... رقبہ اسلامی مملکت کا... (پیراگراف نمبر ۲۱۱)

☆... رہائشی مدرسہ صفّہ... (پیراگراف نمبر ۲۵۳، ۲۱۷۔۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵)

☆... زخمیوں کی مرہم پٹی ... (پیراگراف نمبر ۳۳۴)

☆... وراثت، شہادتِ عورت... (پیراگراف نمبر ۹۸)

☆... صفاومروہ کے درمیان سعی کا رمز... (پیراگراف نمبر ۱۸۶)

☆... عبداللہ بن اُبی کی منافقت کا سبب... (پیراگراف نمبر ۲۳۳)

☆... حروف تہجی کی تعداد اور ان کی قدروقیمت ... (پیراگراف نمبر ۲۵۲، ۲۲)

☆... عہدِ نبوی ﷺ میں مسلمانوں کی تعداد... (پیراگراف نمبر ۳۶۵۔۳۶۹)

☆... غلامی کی تاریخ میں اسلام کی کارکردگی ... (پیراگراف نمبر ۹۹۔۱۰۰)

☆... غیر جانبداری صلح حدیبیہ میں ... (پیراگراف نمبر ۲۳۷)

☆... غیر مسلموں کی خود مختاری ... (پیراگراف نمبر ۲۱۸۔۲۵۸۔۲۹۹)

☆... غزوۂ بدر اور اسلامی قانون بین الممالک... (پیراگراف نمبر ۱۴۔۲۳۰)

☆... فتوحات عہد نبوی ﷺ کی رفتار... (پیراگراف نمبر ۲۱۱)

☆... قانون بین الممالک مسلمانوں کی ایجاد ہے... (پیراگراف نمبر ۱۳۹)

☆... مخلوط تعلیم اور اسلام... (پیراگراف نمبر ۲۷۳)

☆... رسول اللہ ﷺ کے وسائل معیشت ... (پیراگراف نمبر ۳۲۱)

☆... مذہبی آزادی اور رواداری عہد اسلام کے مدینے میں ... (پیراگراف نمبر ۲۰۹)

☆... مردم شماری عہد نبوی ﷺ میں ... (پیراگراف نمبر ۴۶)

☆... مقتولین کی تعداد عہد نبوی ﷺ کی جملہ جنگوں میں ... (پیراگراف نمبر ۲۱۱)

☆... قبل از اسلام خواندہ افراد کی تعداد... (پیراگراف نمبر ۲۵۱)

☆... موسمیات کا لحاظ غزوات نبوی ﷺ میں ... (پیراگراف نمبر ۲۴۳)

☆... نابالغ لڑکیاں عہد نبوی ﷺ میں فوجی رضاکار... (پیراگراف نمبر ۲۴۲)

خلاصہ بحث:

ڈاکٹر محمد حمید اللہؒ کے مذکورہ خطبات نہایت اہم اور وقیع علمی و فکری معلومات پر مشتمل ہیں، جن میں ڈاکٹر صاحب نے اسلامی قانون کے ماخذ (قرآن، سنت، اجماع اور اجتہاد) کا تفصیلی تعارف پیش کرنے کے ساتھ اسلامی ریاست کے مختلف پہلوؤں کا تحقیقی جائزہ پیش کیا ہے اور سیرت طیبہ کے نئے گوشے واضح فرمائے ہیں۔ جس کا مطالعہ معلومات میں بے پناہ اضافے کا باعث ہے، اور علوم اسلامی کی تاریخ کے نئے گوشوں کی راہنمائی حاصل ہوتی ہے۔ نیز مذکورہ خطبات پر ڈاکٹر صاحب مرحومؒ نے نظر ثانی بھی فرمائی ہے جس کے نتیجے میں ان کی افادیت اور استنادی حیثیت مزید بڑھ گئی ہے، اگرچہ ان میں مذکور بعض اجزاء موصوف کے تفردات ہیں جن کی نشاندہی اس مضمون میں کی گئی ہے تاہم بحیثیتِ مجموعی یہ ایک مفید علمی اور فکری ذخیرہ ہے۔

حوالہ جات (References)

[1] ڈاکٹر ایس ایم زمان، حرف تقدیم، طبع دوم، خطبات بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ط:13، 2015ء، 14-16

Dr. S.M. Zamān. Khutbāt e Bahawalpūr, IRI, Islamabad, 2015,P:14-16

[2] ایاز شیخ، ہندوستان میں اردو سیرت نگاری، (ترتیب: عبید اللہ فہد)، پبلی کیشن ڈویژن، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، انڈیا، 2018ء، ص244

Ayaz Shaikh. Hindostan me urdu sīrat nigari. Publication Division, Ali Garh Muslim University, India. 2018, P:244

[3] محمود احمد غازی، ڈاکٹر، محاضراتِ سیرت، الفیصل، لاہور، ط:5، 2015ء، ص652

Mahmood Ahmad Ghazi. Muhāzarat e Sīrat. Al Faisal ,Lahore, 2015, P:652

[4] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، اسلام آباد، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، 1994ء (اشاعت چہارم) تعارف طبع اول، از عبد القیوم قریشی، پروفیسر، صفحہ 12

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor. IRI, Islamabad, 1994,P:12

[5] ایضاً صفحہ 21

Ibid, P:21

[6] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور (تعارف) صفحہ 16

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor,P:16

[7] ہندوستان میں اردو سیرت نگاری، ص 241

Hindostan me urdu sīrat nigari, P:241

[8] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور (تعارف) صفحہ 5، 6

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor.,P:5-6

[9] اصلاحی، ضیاء الدین، مقالہ: فاضل گرامی ڈاکٹر محمد حمید اللہ، ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ، انڈیا، مارچ 2003ء، ص 158-160، نیز دیکھئے محمد یوسف فاروقی، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور کا انداز و اسلوب، مطبوعہ مجلہ معارف اسلامی، اسلام آباد، جولائی 2003ء، جون 2004، ص 368-380

Zia Uddin Islahi. Ma'ārif e Aazam Garh, India, March: 2003,P:158-160
Muhammad Yousaf Farūqī, Khutbat e Bahawalpoor ka andaz o uslūb. Ma'ārif e Islami, July: 2003, Islamabad,P:368-380

[10] انور محمود خالد، ڈاکٹر، اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ، صفحہ 751، 752

Anwar Mahmood Khalid. Urdu nasar me sīrat e Rasūl,P;751-752

[11] حوالہ بالا صفحہ 19

Ibid, P:19

[12] مجلہ عثمانیہ، سہ ماہی، کراچی، صفحہ 35، 36

Journal Usmāniyah, Karachi,P:35-36

[13] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ط:13، 2015ء، ص 112، 111

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor. IRI, Islamabad, 2015,P:111-112

[14] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور (تعارف) صفحہ 20

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor,P:20

[15] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ط:13، 2015ء، ص 108

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor. IRI, Islamabad, 2015,P:108

[16] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور (تعارف) صفحہ 20

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor,P:20

[17] محمد حمید اللہ، ڈاکٹر، خطباتِ بہاولپور (تعارف) صفحہ 21

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor, 5,P:21

[18] ایضاً صفحہ 22

Ibid, P:22

[19] مجلہ عثمانیہ، سہ ماہی، کراچی، صفحہ 35

Journal Usmāniyah, Karachi,P:35

[20] محمد حمید اللہ، خطباتِ بہاولپور، صفحہ 247، 248

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor, P:247-248

[21] ایضاً 238، 239

Ibid, P:238,239

[22] ایضاً 312، 313

Ibid, P:312,313

[23]صفحہ 50،413،414

Ibid, P:50,413,414

[24]ایضاً صفحہ 29،30،299،300

Ibid, P:29,30,299,300

[25]ایضاً صفحہ 361،362،364،365، 382

Ibid, P:363,362.364,465,382

[26]ایضاً صفحہ 238،239

Ibid, P:238,239

[27]ایضاً خطبات بہاولپور صفحہ 247،248،301،303،304،305

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor, 247,248,301,303,304,305

[28] ایضاً صفحہ 268

Ibid, P:268

[29]ایضاً صفحہ 210،211

Ibid, P:210,211

[30] ایضاً صفحہ 104-106

Ibid, P:104-106

[31] ایضاً صفحہ 267،268

Ibid, P:267,268

[32]ایضاً صفحہ 414،417

Ibid, P:414,417

[33] ایضاً صفحہ 106،107

Ibid, P:106,107

[34]ایضاً 280،282

Ibid, P:280,282

[35]ایضاً صفحہ 249،307،347

Ibid, P:249,307,347

[36]ایضاً صفحہ 307،347

Ibid, P:307,347

[37] ایضاً صفحہ 153،154،258،259

Ibid, P: 153,154,258,259

[38]ایضاً صفحہ 238،239

Ibid, P:238,239

[39]ایضاً صفحہ 151،152

Ibid, P:151,152

[40] ایضا ص: 319

Ibid, P:319

[41]ایضاً خطباتِ بہاولپور صفحہ 361-364

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor,P:361-364

[42]ایضاً صفحہ 236،237

Ibid, P:236,237

[43] ایضاً صفحہ 52

Ibid, P:52

[44] ایضاً صفحہ 238، 239

Ibid, P:238,239

[45] ایضاً صفحہ 298، 299

Ibid, P:298,299

[46] ایضاً صفحہ 291

Ibid, P:291

[47] محمد حمید اللہ، خطبات بہاولپور صفحہ 238، 239

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor,P:238-239

[48] محمد حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ص 236

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor, P:236

[49] حوالہ سابقہ

Ibid,

[50] محمد حمید اللہ، خطبات بہاولپور، ص 291

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor, P:291

[51] محمد حمید اللہ، خطباتِ بہاولپور صفحہ 35، 36

Muhammad Hamidullah. Khutbāt e Bahawalpoor, P:35-36

[52] ایضاً صفحہ 386

Ibid, P:386

[53] ایضاً صفحہ 252، 254

Ibid, P:252,253

[54] ایضاً صفحہ 419

Ibid, P:419

[55] ایضاً صفحہ 252، 253

Ibid, P:252,253

[56] ایضاً صفحہ 216-218

Ibid, P:216-218

[57] دیکھیے: محمد عبد اللہ، مولانا، خطباتِ بہاولپور کا علمی جائزہ، مکتبہ لدھیانوی، کراچی، 2002ء

Muhammad Abdulllah. Khutbāt e Bahawalpoor ka ilmi jaiza. Maktaba Ludhyānvī, Karachi, 2002.

[58] محمد طاہر، قاری، ڈاکٹر / ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے چند تفردات، مطبوعہ فکر و نظر (اشاعتِ خصوصی، ڈاکٹر محمد حمید اللہ) سہ ماہی فکر و نظر، اسلام آباد، اپریل۔ ستمبر 2003ء، ص 271.

Qari Muhammad Tāhir. Dr. Muhammad Hamidullah k chand tafarrudāt, Fikr o Nazar, Islamabad. September: 2003,P:271